

قیمت سالانہ ۳؎

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۳۱ مئی ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۲

گلدستۂ اخبار

فرانس اور جرمنی کے درمیان جنگی قیدیوں کے تبادلہ کا اقرارنامہ ہوچکا ہے

ایک قرارداد یہ ہے کہ ۱۸ ماہ کے بعد تمام جنگی قیدیوں کا تبادلہ ہوگا

کوئی غیر جنگی آدمی گرفتار نہ ہوگا۔ یہ دوسری شرط ہے

جلاوطنی موقوف کردیجائیگی یہ تیسری شرط ہے۔

آسٹریلیا کی سلطنت جمہوری کا کل قرضہ ۴۹...... پونڈ ہے۔ اس قرضہ میں کامن ویلتھ وار لون ۱۴۸...... پونڈ اور امپیریل گورنمنٹ سے ......۹۴ پونڈ ہے۔

اس کل رقم کا سالانہ سود ......۲۵ پونڈ ہے

رنگون میں حال ہی میں ۱۷ انچہ بارش ہوئی ہے سیلاب اور طغیانی زوروں پر ہے۔

عربوں نے فلسطین میں برٹش فوجوں کیساتھ ملکر ترکی جلاوطن رعیتوں کو بچالیا اور آزاد کردیا۔

اطالویوں نے گزشتہ سنیچر اور اتوار کو چار مقامات فتح اور ۷۰۸ آدمی گرفتار اور ۲ توپیں اور بہت سا لوٹ کا مال قبضہ میں کرلیا۔ اور ۸ ہوائی جہاز دشمن کے گرائے

کلکتہ میں اور بنگال کے شمالی حصوں میں انفلوئنزا کا زور ہے پولیس نے متعدد انارکسٹوں کو گرفتار کرلیا۔

ڈھاکہ میں بھی گزشتہ پیر کے روز پولیس نے ۳ انارکسٹ نوجوانوں کو معہ ہتھیاروں اور کاغذات کے گرفتار کیا ہے

حضور سکرٹری آف سٹیٹ اور وائسرائے نے جو اپنی تحقیقات کی متحدہ رپورٹ لکھی ہے وہ بہت جلد پارلیمنٹ میں پیش کیجاویگی۔

ریاست بھوپال دو لاکھ روپیہ اس دوسرے جنگی قرضہ میں دینے کا ارادہ کرتی ہے۔

خبر ہے کہ حجاز گورنمنٹ حج مکہ کے لئے عمدہ انتظام کر رہی ہے

بنگال میں کتابی کیڑوں کے مرض میں مطالعہ اور تحقیقات ہو رہی ہے۔

آکمٹ دی گورنمنٹ سرد یں تپ دق کا مرض بڑی شدت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔

اس مرض سے ۱۰ ہزار اطالوی بیمار کردیئے گئے ہیں یہ طریق بھی دشمن پر حملہ کرنیکا ایک ہے۔

جرمنی ہوائی بیڑہ کا نقصان گذشتہ تین ماہ میں توقع سے کہیں زیادہ ہوچکا ہے۔

جبکہ برٹش اور فرنچ ہوائی بیڑے بڑی مستعدی کے ساتھ خوب بڑھ رہے ہیں

فلسطین میں عرب فوجیں انگریزی فوجوں کے دوش بدوش خوب لڑ رہے ہیں

امریکہ میں مصنوعی دودھ تیار کیا جا رہا ہے

تار برقیات

جرمنوں کے نئے حملے۔

لنڈن ۲۷ مئی ایک برٹش مراسلہ مظہر ہے کہ آج صبح کو رانمز اور سائسن کے درمیان وسیع محاذ پر انگریزوں اور فرانسیسیوں کے خلاف اور لو سرا اور اور دو رمز لی کے درمیان فرانسیسیوں پر دشمن نے سخت حملے کئے۔ حملے سے پہلے سخت گولہ باری کرتا رہا۔ برٹش فرنٹ پر اتوار اور سوموار کی رات کو دشمن سخت گولہ باری کرتا رہا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ رائیٹر کا نامہ نگار مقیمی امریکن صدر مقامات راوی ہے کہ امریکن قطعہ دائرہ پر جرمنوں نے سخت گولہ باری کی۔ ان میں سے ایک لڑائی میں امریکنوں کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ یہ لڑائی ایسی حالتوں میں ہوئی جو دشمن کی طرف سے امریکنوں پر طاری کیگئی تھی اور ایسے مقام پر ہوئی جو امریکنوں کی نظر میں موقعہ کی زد تھی جرمنوں نے امریکنوں کے بعض بازوؤں پر سخت حملہ کیا اور ان کے اندر گھس گئے۔ مگر امریکن بھی جان توڑ کر لڑے۔ اور ایک انچ زمین بھی انہیں نہ دی بلکہ اُن کا سخت نقصان کیا

لنڈن ۲۷ مئی گزشتہ شب کا ایک جرمن مراسلہ مظہر ہے کہ اُنہوں نے رانمز کے سات میل شمال مغرب میں مقام لانیول پر چند ایک برٹش سپاہی گرفتار کر لئے برٹش سپاہی گرفتار کرلئے برٹش کے اس قطعہ دائرہ میں ہونیکا یہ پہلا اشارہ ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ رائیٹر کا کارسپانڈنٹ مقیمی برٹش صدر مقامات آج تار دیتا ہوا کہتا ہے کہ آج علے الصبح دشمن نے شہر پیرس کے جنوب سے لیکر آرمنٹرز اور دیسٹاورٹر تک بڑے عمق میں سختی کے ساتھ گولہ باری کی پیادہ فوج نے ساڑھے چار بجے حملہ کیا۔ ظاہر ہے کہ جرمن اس زمین کو واپس لے لینے کی کوشش کر رہے تھے۔ جو لوکسر اور لاکلاکیٹ کے درمیان فرانسیسیوں نے ۲۰ مئی کو لے لی تھی۔ خبر ہے کہ دشمن نے جگہ بجگہ قدم سے پیشقدمی کی ہے۔ فی الحال یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ حملہ مقامی حملہ سے بڑا کر ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ دشمن اپنے مورچے تیزبرگ اور مونٹ راوچ تک بڑھا لے جرمنوں نے جو پیرس اور ہاروقصاٹ جنگل کے درمیان اپنے دائرہ جات پیچھے ہٹا لینے کی کوششیں کی تھیں۔ اُن میں ہمیوں نے بڑی بھاری شکست دی ہے فلنڈرز میں موسم اچھا اور صاف ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ ۴ بجکر ۳۰ منٹ شام۔ فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ رات کے پچھلے نصف میں جرمنوں نے بینیں اور رانمز کے جنگلوں کے درمیان کل علاقہ میں بڑی سختی کے ساتھ گولہ باری کی دشمن نے اس صبح کو ان دونوں مقاموں پر بہت وسیع محاذ پر گولہ باری کی۔ برٹش اور فرنچ فوجیں اپنی معمولی شجاعت اور مردانگی کیساتھ جرمنوں کا خوب مقابلہ کر رہے ہیں اور جنگ جاری ہے۔ رات کے وقت شاپیں میں میوز کے دہنے کنارہ پر ایپر مونٹ کے جنگل میں اور دوردرمیں خاصی گولہ باری ہو رہی ہے ایپر مونٹ کے جنگل میں جو دشمن نے مقامی حملے کئے تھے اُنکو ہم نے دشمن کے سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ علاقہ لیمی اور ہیڈ نویلر کے شمال مشرق میں دشمن نے جو کوششیں کی تھیں وہ رائیگاں گئیں۔ اور ہم نے کچھ قیدی گرفتار کر لئے۔

اطالوی میدان

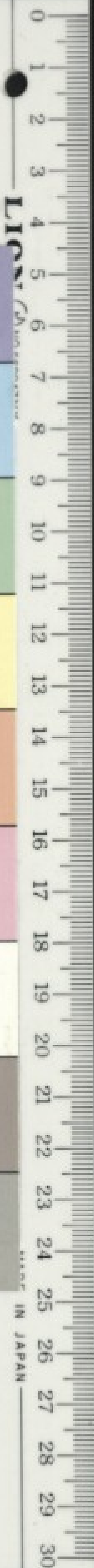
لنڈن ۲۷ مئی ایک اطالوی مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے جنگ کے چوتھے سال کی ابتدا ایک لڑائی میں جو سنیچر اور اتوار کو برابر جاری رہی فتح کے ساتھ مخصوص کیا۔ ہم نے رنگولین۔ مونٹ پرسینیا جیبل باس۔ اور گدرگاہ ونٹیبلو پر بڑھ کر کے اُنکو لے لیا۔ اور دشمن کا سخت نقصان کیا۔ جو قیدی ہم نے گرفتار کئے ہیں اُن کی تعداد فی الحال ۸۷۰ ہے اور لوٹ کے مال میں ۱۲ توپیں ہر قسم کے سامان کی ایک بھاری مقدار شامل ہے۔

دشمن نے مونٹ کارنو کے ہمارے مورچوں پر دو مرتبہ حملے کئے مگر ہمارے بالمقابل حملے نے اُنکو پسپا کر دیا۔ ہم نے اُن کے دو ہوائی جہاز آتار لئے

اسیران جنگ کا تبادلہ

لنڈن ۲۷ مئی جنیوا۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس اس معاہدہ کی تفصیل شایع کرتا ہے جس میں اسیران جنگ کے تبادلہ کی بابت جو فرانس اور جرمن کے درمیان ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اپیل کرتا ہے کہ باقی متخاصمین بھی اس قسم کے معاہدے کریں جن پر قاعدے مشتمل ہوں۔ یعنی ۱۸ ماہ کے بعد تمام فوجی قیدی تبادلہ کے مستحق سمجھے جائینگے کوئی غیر جنگی یعنی سویلین اسیر نہ کیا جاسکے گا۔ اور جلاوطنی موقوف کر دیجائیگی۔

خود زرافشاں کے نئے خریدار دیجئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلیسیائی سالف گورنمنٹ

ہم یہ کیوں چاہتے ہیں؟

(۱)

اس عنوان سے کسی صاحب نے جس کے نام کے ابتدائی حروف بی۔ آئی۔ ٹی ہیں ۔ مدراس سے انگریزی اخبار کرسچن پیٹریٹ میں ایک طویل مضمون شایع کرایا ہے چونکہ یہ مضمون نہایت غورطلب اور ضروری اور موزون الوقت ہے ہم بلا کسی قسم کی کمی بیشی کے بجنسہٖ اسکا ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

کسی شخص کا اپنے ہی خانہ اں معاملات کے انتظام کرنے کی خواہش کرنا پختہ انسانیت کی ایک لازمی صفت ہے کیونکہ آدمی کے کاروبار کے کسی صیغہ میں بیرونی یا خارجی حکمرانی اسی وقت تک قابل برداشت ہوتی ہے جب تک وہ آدمی یا سوسائٹی کی ہستی کی نامکمل حالت کے لئے ایک ضروری اور لابدی برائی تصور ہوتی ہے مگر جبکہ علم و فضل کی ترقی اور دیگر حالات متبدلہ نے اس ضرورت کو دفع کر دیا تو انسان کا اسن اپنے آپ میں یا غیروں کے ساتھ اس وقت تک کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتا یا قرار نہیں پکڑتا جب تک کہ اس قسم کی خارجی حکمرانی دور نہ ہوجائے۔ اور اگر زیادہ دانا صلاحکار آدمی کی اپنی بہتری کا رہنے اور صلاح مشورہ پر غالب آجائیں تو حکمران جماعت اس نابالغ کو اب سن بلوغ کو پہنچ گیا ہے پھر کبھی بھی بحیثیت اس کے سرپرست کے اس کو حوالہ نہ کرینگی۔ لیکن اگر کسی نہ کسی وجہ سے وہ حکمرانی اس پر ہے ۔ دور نہ ہو تو تابع اور متبوع کے درمیان ہمیشہ ناچاقی اور بڑی بے قراری جاری رہیگی ۔ اور ایسے معترضات پیدا ہو جائینگے جو اس سوسائٹی کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے کسی نہ کسی وقت اسکو منزور برباد کرنے کا باعث ہو جائینگے ۔

یہ تبصرات جو افراد اور جماعتوں پر خواہ وہ پولیٹکل ہوں خواہ کلیسیائی جیسے صادق آتے ہیں ویسے ہی آج ہندوستانی کلیسیا پر بھی صادق آتے ہیں۔ بہت سی جگہوں میں ہندوستان کے اندر کلیسیا مدت سے پختگی کو پہنچ چکی ہے ۔ اور جہاں کہیں کلیسیا اپنی طاقتوں کے انکشاف کرتا حال نہیں پہونچی وہاں وہ اس درجہ کو سرعت کے ساتھ پہنچ رہی ہے۔ مثال کے طور پر شمالی تنکورا ور ٹناولی وہ ایسی جگہیں ہیں جہاں کی کلیسیائیں ایسی ہیں کہ ان میں مشنری حکمرانی نہ صرف غیر ضروری ہی نہیں بلکہ مضر ثابت ہونا شروع ہو گئی ہے۔ جہاں کہیں خارجی حکمرانی حالات کے ناموافق ہے ۔ وہاں اُسکا موقوف ہونا لازمی ہے ۔ مذکورہ بالا اضلاع میں ہندوستانی ایسے لائق فائق اور باثروت ہیں کہ کامیاب مشنری اور مشن کالجوں کے پرنسپلز حتی کہ بشپ بھی بنانے کے قابل ہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کلیسیائی لیڈر ہندوستانیوں میں قابلیتوں کے ہونے سے انکار کرتے ہیں ۔ اور ہندوستانیوں میں لیڈر بننے کی ان قابلیتوں کو دیکھنے نہ چاہنا کلیسیا میں بہت سی قابلیتوں کو خارج کر دینے کا موجب ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ لوگ خدمت کی حالتوں سے جو آج کلیسیا میں پائی جاتی ہیں غیر مطمئن ہیں کہ تعلیمیافتہ ہندوستانی مسیحی کثرت کے ساتھ کلیسیا میں خدمت کرنے کے لئے داخل نہیں ہوتے ۔

لیکن سوال غورطلب یہ ہے کہ وہ کون سے حالات ہیں اور ہندوستانی کلیسیائی حکومت کیسی ہے جس سے کہ ہندوستانی بحیثیت مجموعی مطمئن نہیں ہیں؟ میں خیال کرتا ہوں کہ ہندوستانی کلیسیا کی گورنمنٹ ایک غیر موزوں پیشہ ہے۔ اگر کوئی ایسا محاورہ ایجاد ہو سکے جو امر میں لیڈر بننا اور سربات میں حکمرانی کرنا یورپین مشنریوں کی حکومت مطلقہ ہے جو ہندوستانیوں کو اپنے برابر بنانا چاہتے ہی نہیں اور یہ ایک امر واقعہ ہے اصطلاح "مشنری" سے جس کے معنی ہے وہ شخص جو مذہب کی اشاعت کے لئے بھیجا گیا ہو ہندوستان میں اور مشرق کے دوسرے حصوں میں اس لفظ کے زیادہ تنگ معنی ہیں وہ یوروپین سمجھا جاتا ہے جو مذہب کی اشاعت کے لئے بھیجا گیا ہو۔ لیکن ایک ہندوستانی کو خواہ اس میں کیسی ہی قابلیتیں کیوں نہ ہوں اسبات پر قناعت کرنا پڑتی ہے ۔ کہ وہ ایک ماتحت کیٹی کسٹ یا شخص ہے ۔ نسل کے ملحوظات قابلیت کے ملحوظات پر ہمیشہ فوقیت رکھتے ہیں ۔ اور تعجب تام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اعلیٰ قابلیتوں اور لیاقتوں والا اس سبب سے مجبوراً ماتحت حالت میں رکھا جاتا ہے کہ وہ ہندوستانی ہے کلیسیا کی جانب سے ہمیشہ اپیل کیجاتی ہے کہ آؤ اور خدمت کرو ۔ اور یہ شکایت کیجاتی ہے کہ گریجوایٹ

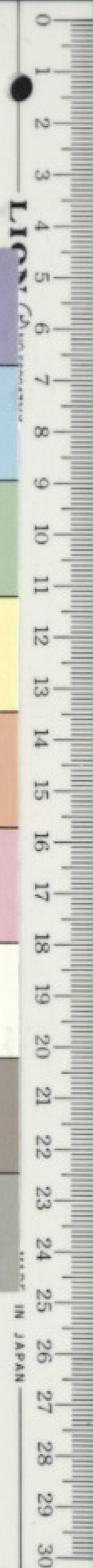
ہندوستانی مسیحی کلیسیا میں خدمت کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ایک پرانی شکایت ہے لیکن یہ امر فراموش کر دیا جاتا ہے کہ نسلی ناقابلیتیں جس کے ماتحت ہندوستانی کو خدمت کرنا پڑتی ہے۔ اس پرجوش اور سرگرم جواب کو جو کلیسیا کی اپیل کے بارے میں دیا جاتا ہے نہایت درجہ نیچے گرا دیتی ہیں۔ ہندوستانی جب کلیسیا کی خدمت میں داخل ہوتا ہے اس کو اس خدمت میں ترقی کرنے کے تمام خیالات بالائے طاق رکھ دینا پڑتا ہے حتیٰ کہ ایک ایم۔اے پاس شدہ تعلیمی کام کی خواہش رکھتا ہوا پادری بنتا ہے تو وہ اور کام جو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے وہ یا تو یہ ہے کہ وہ پاسٹر (نگہبان) بنے یا بالعموم کسی اسسٹنٹ ماسٹر بنے۔ یہ امر قابل یاد داشت ہے کہ بہت سی جگہوں میں ہندوستانی پادری کو کسی قسم کا تعلیمی کام ملنا ناممکن ہے۔ کیونکہ کالج اور مدرسے لاٹ بشپ کی حکومت کے نیچے نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ لاٹ بشپ یہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنے کسی ہندوستانی ماتحت کو اس کے اپنے ہی حلقے سے باہر کام کرنے کی اجازت دیدے۔ پس اس طرح تعلیمی حلقہ کلیۃً یورپینوں ہی کے ہاتھوں میں ہے۔ اور کسی ہندوستانی پادری کے کسی مشن والے کا پرنسپل ہو۔ انہیں پرنسپل بنائے جانے کی نسبت تو اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانے کی بہ نسبت مشکل ہے۔ مگر معاملہ یہاں ہی ختم نہیں ہو جاتا مشنری کے ماتحت ہونے کے علاوہ ہندوستانی کارگزار پادری تنخواہ لسٹ یا پنچر کو اپنی ساری عمر ان مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ عموماً ایک بڑے خاندان کا سرپرست ہوتا ہے اور بہت سی حالتوں میں اپنے خاندان کے نزدیک ترین ممبران کی ذمہ داریوں کے علاوہ اور ذمہ داریوں کا بھی متحمل ہونا پڑتا ہے۔ مگر اس کی ماہواری آمدنی محض ایک وظیفے کے طور پر ہوا کرتی ہے، اور اسی سبب سے وہ اور اس کا خاندان اپنا پورا انتظام کرنے سے عاجز ہوا کرتے ہیں۔ حال ہی میں ایک مضمون نگار نے بتایا ہے کہ ہندوستانی کارندہ کی آمدنی کیسی غیر مکتفی ہوتی ہے۔ اور اکثر اس کی سادہ و معمولی انسانی ضروریات کے بہم پہونچانے میں جو رقم خرچ ہوتی ہے۔ اس کا نصف یا چہارم ہوا کرتی ہے۔ آمدنی کے ایسے غیر مکتفی ہونے کے سبب سے بہت لوگ قرض یا رہن کے شکار بنجاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یورپین مشنریوں کی حالت کیسی متفرق ہوتی ہے۔ مشنری کی آمدنی معقول ہوتی ہے۔ اور اگر عیال دار ہے تو اس کی بیوی بچوں کا بڑا الاؤنس بھی ملتا ہے۔ اور یوں وہ نہ صرف آسائشات زندگی ہی سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کچھ نہ کچھ بچا رکھنے کے بھی قابل ہو سکتا ہے حتیٰ کہ زندگی کی بعض سامان عیش بھی حاصل کر سکتا ہے۔

افریقہ کے اصل باشندوں کے بعض مذہبی عقائد

افریقہ کے باشندے ایک خدا کو مانتے ہیں جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ مگر ان کا عقیدہ ہے کہ وہ افریقہ کا بڑا بھاری سردار ہے۔ اور اس کی بہت سی بیویاں ہیں۔ مشنری ریویو آف دی ورلڈ کے بیان کے مطابق ان کی بعض قصہ کہانیاں جن میں خدا کا بیان ہوا ہے۔ ایسی ہیں کہ ان کا بیان کرنا مناسب ہے افریقہ کے باشندوں کا خدا مردوں اور عورتوں کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اور آدمیوں سے بے پرواہ اور مستغنی ہے اسی لئے وہ نہ تو ان میں محبت پیار رکھتے ہیں اور نہ ہی اس سے خوف کھاتے ہیں اور نہ ہی اس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔ افریقہ کا ایک باشندہ مسیحی ہو گیا تھا۔ اور تعلیم پا کر وہ ملک میں جا کر فینگ اسے قوم کے درمیان منادی کرنے لگا۔ اثناء منادی میں ایک شخص نے مخل ہو کر کہا کہ میں یقین نہیں کرتا کہ خدا ایک ہے جیسا کہ تم کہتے ہو۔ اگر وہ ایسا ہی ہے تو اس نے یہ دریا کیوں ایسا ٹیڑھا ترچھا بنایا ہے۔ کہ اس کے کنارے تک پہنچنے کے لئے بجائے سیدھا جانے کے اس طرح دو گنا راستہ طے کرنا پڑتا ہے افریقی عورتوں کا دستور ہے کہ کھانا پکانے سے پہلے کئی دنوں تک وہ اس کو ایک چشمہ کے کنارہ زمین میں گاڑ دیتی ہیں۔ ایک مشنری نے ایک عورت سے جو بپتسمہ پانے کے لئے اس کے سامنے لائی گئی تھی۔ اس خیال سے کہ کہیں وہ بپتسمہ کے پانی کو جادو کا پانی نہ خیال کرے بپتسمہ کے معنی کی بابت چند سوال کئے جس کے جواب میں اس عورت نے کہا۔ جب میں اپنی خوراک کو زمین میں دفن کرتی ہوں تو اس جگہ کا نشان رکھتی ہوں اور اگر اس جگہ پر خوراک نہ ہو تو اس نشان کا کیا فائدہ۔ بپتسمہ صرف اس بات کا نشان ہے کہ خدا دل میں بستا ہے۔

فطرت یا نیچر کی بابت افریقی فلسفہ یا تعلیم

مشنری ریویو آف دی ورلڈ کا بیان ہے کہ نیچر یا فطرت کی بابت جو تصور ایک افریقی شخص رکھتا ہے وہ برباد کن طوفان اور خوراک کی قلت سے اخذ کیا



کیا ہوا ہے۔ جس کے حاصل کرنے میں آدمی کو سخت محنت اور مشقت حاصل کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح بیماری جس کی وجہ سے آدمی بیکار یا کمزور ہو جاتا ہے اور موت سے اخذ کیا ہوا ہے۔ جس کے سبب سے عزیز و اقارب جدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی فلاسفی کا ایک حصہ یہ ہے کہ فطرت میں بیشمار روحیں رہتی اور اس میں حکومت کرتی ہیں۔ یہ روحیں بری ہیں۔ اور افریقی کی دشمن ہیں۔ لیکن وہ خوشامد کیجا سکتی ہیں اور دوست بن سکتی ہیں۔ مگر اُن میں سے بڑی بھاری تعداد روحوں کی انسان کی مخالف ہے اس لئے جب وہ اُن کی عبادت کرتے ہیں تو عبادت کی نیت سے نہیں بلکہ خوف سے عبادت کرتے ہیں۔ وہ اپنے بزرگوں کی ارواح کی خصوصیت سے پرستش کرتے ہیں کہ وہ بڑی روحوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کریں۔ افریقی آدمی کا خیال ہے کہ چونکہ بیشمار باہم جنگ کرنے والی روحیں فطرت پر حکمران ہیں۔ اسی لئے فطرت میں بے ترتیبی اور ناموافقتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کا عقیدہ ہے کہ قوس قزح یا دھنک ایک سانپ ہے جو اپنی مرضی کیمطابق نظر آسکتا ہے۔ اگر پہاڑ بادلوں کی آڑ میں آجائے تو وہ یقین کرتا ہے کہ اس روح نے جو اُس میں رہتی ہے اُس کو اپنی جگہ سے کہیں اور کر دیا ہے۔ اور جب سورج چمکتا ہے تو وہ اُس کو پھر واپس لے لیتا ہے۔ جادو کا منتر پڑھنے سے جہاز کو ڈبا کر گھر کو گرا اور آدمی طبعی اور ذہنی ہر دو طور پر ناکارہ بنا سکتے ہیں۔

ہندوستان کے پریسبٹرین مشنری صاحبان کے لڑکے میدان جنگ میں

معاصر مخزن مسیحی الہ آباد لکھتا ہے کہ ذیل کے مشنری صاحبان کے جو ہندوستان میں ہیں یا یہاں رخصت پر امریکہ گئے ہوئے ہیں بیٹے آج امریکن افواج میں داخل اور میدان جنگ میں ہیں۔ یعنی سی۔ ڈبلیو۔ فورمن صاحب ایم۔ ڈی کے تین فرزند۔ اٹیمن اور ڈگلس اور ہیف جن میں سے اول الذکر میدان جنگ میں کام آگیا۔ پادری جے سی۔ آر۔ یوانگ صاحب ڈی ڈی کا بیٹا شیرڈ۔ پادری جے۔ ایچ۔ آربن صاحب کے دو بیٹے۔ پادری یو۔ ایس۔ جی۔ جونس صاحب کے دو فرزند ولفرڈ اور جارج۔ مسز ای۔ ایم۔ اینڈرس صاحبہ کا ایک بیٹا کارٹن۔ پادری اے جی میگاؤ صاحب کا بیٹا ولبرٹ۔ پادری سی۔ ایچ بینڈی صاحب ڈی ڈی کا بیٹا ولیم۔ ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ یہ فہرست پوری نہیں ہے ممکن ہے کہ اور صاحبان کے بیٹے بھی شریک جنگ ہیں۔

امریکہ کا شامل جنگ ہونا

جنرل سمٹس نے حال ہی میں گلاسگو میں ایک جلسہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے امریکہ کے شامل جنگ ہونے کی بابت کہا کہ "اُن کا شامل جنگ ہونا ایک خاص اور اصلی نقطہ انحصار تھا۔ لوگ دیکھ لیں گے کہ انگریزی بولنے والی نسلوں کے درمیان جو سلسلہ ڈیڑھ سو برس سے ٹوٹ گیا تھا۔ وہ اس جنگ میں پھر باہم ایسا جڑ گیا ہے کہ پھر کبھی نہ ٹوٹیگا۔ امریکہ کا آنا امیر البحر والن ٹرپٹز اور اُس کی آبدوز کشتیوں کی وجہ سے واقعہ ہوا۔ اور جنرل لوڈنڈورف نے انگریزی بولنے والی نسلوں کی دوستی کو اور زیادہ استوار اور مضبوط کر دیا اور اس کام کو کمال تک پہنچا دیا"

کیا یہ قسمت کا کھیل نہیں ہے کہ امریکن جس وقت لاکھوں کی تعداد میں آرہے ہیں اور جرمن کی آبدوز کشتیاں بھی اُن کی آمد و رفت کے خلاف کچھ کارگر نہ ہو سکیں۔ جرمن آبدوز کشتیوں کا معرکہ اس لئے وقوع میں آیا تھا کہ اُن کو یقین تھا کہ امریکن فوجیں یورپ کبھی نہ پہنچ سکیں گی۔ آبدوز کشتیوں نے امریکہ کو جنگ میں شامل کر دیا۔ اور پھر بھی اُنکو یورپ میں آنے سے روک نہ سکیں۔ ایسا ہی آخر تک ہوتا رہیگا۔ دشمن نے چاہا تھا کہ فتح حاصل کرے مگر وہ حاصل نہ کر سکا۔ اُس کا منشا غلط تھا۔ ممکن ہے کہ حالت بہت دنوں تک بڑی متردد ہو مگر دشمن کی تمام کوششیں کہ برٹش فوجیں فرانس میں شکست پا اور معدوم ہو جائیں بالضرور ناکام ہو جائینگی۔

آسمانی جنگ میں جرمن ناکامی

تازہ ترین خبر جرمن کے محکمہ ہوائی جہاز رانی کے بارے میں موصول ہوئی ہے وہ اتحادیوں کے لئے نہایت اطمینان بخش اور جرمن کا آسمانی لڑائی میں ناکام ہونے کی نشانی ہے۔ ایک جرمن اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن محکمہ ہوائی جہاز رانی کے سردار (چیف) نے جرمن گورنمنٹ سے بڑی بھاری اپیل کی ہے کہ وہ ہوائی جہازوں کے بیڑہ کو کمک دینے میں دو چند کوشش کرے۔ کیونکہ گذشتہ تین مہینوں میں اس محکمہ کا نقصان توقع سے بہت ہی زیادہ ہو چکا ہے۔ اس کے برعکس انگریز اور فرانسیسی مستعدی کے ساتھ زیادہ زبردست ہو گئے ہیں۔ باوجود سخت کوششوں کے جرمنی ناکام ہو کر عین اس وقت عملی طور پر بے طاقت ہو جائیگا

جبکہ نہایت خوفناک اندرونی کہ ہوائی بیڑہ کی شدید ضرورت پڑیگی۔

تمام برٹش محاذوں پر اتحادیوں کے ہوائی بیڑہ کا پلہ بھاری ہے چنانچہ صرف اٹلی ہی میں ۱۰ مئی سے لیکر ہوائی جہازوں نے بہت سی یورشیں اور جاسوسیاں کی ہیں اور دشمن کے ۴۲ ہوائی جہاز ہلاک کرڈالے جبکہ اتحادیوں کا ایک جہاز بھی ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔

رنگون میں سخت طوفان و سیلاب

۲۷ مئی کی خبر ہے کہ اس موسم میں رنگون میں ۱۴ انچہ بارش ہوئی ہے جو گزشتہ سال کے اسی عرصہ کے چھ انچہ بارش کے مقابلہ میں ہے۔ تین دن تک بارش لگاتار ہوتی رہی۔ جس سے رنگون سے لیکر پروم تک کی ریلوے خراب ہوگئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے نالے طغیانی پر ہیں اور لپوٹلڈے سے اوکیتو تک کی پروم لائن کے ساتھ ساتھ کے علاقوں میں سیلاب جاری ہے۔ یہ سیلاب ۲۸ میل تک جاری ہے۔ اس تمام علاقہ میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ جس سے بہت سی شکستگیاں ظہور میں آگئی ہیں سینکڑوں لکڑی کی گیلیاں جو پہاڑوں پر سے پانی میں بہہ کر آرہی ہیں ریلوے پل کی کوٹھیوں کی شکستگی میں بڑا بھاری خطرہ ہورہا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ۲۰ تاریخ کی صبح کو جو ڈاک گاڑی پروم سے رنگون کو جارہی تھی وہ پروم ہی کو واپس چلی گئی۔ کیونکہ وہ آگے نہ جاسکتی تھی۔ کہتے ہیں کہ طغیانی تاحال بڑھتی جارہی ہے۔ خصوصاً اوکیپو پل کے پاس تمام علاقہ میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے اور لوگوں کی جھونپڑیوں کے گرد گرد پانی کھڑا ہے۔ جس سے لوگ بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ ماندلے کی ریلوے کی بڑی سڑک بھی کہنیت کوہین پر ٹوٹ گئی ہے۔ اور کشتیوں کی ضرورت ہے۔

بلغاریہ میں بدامنی

لندن سے حال ہی میں تازہ خبر موصول ہوئی ہے کہ بلغاریہ میں جس ٹرین میں آسٹریا کے شہنشاہ اور ملکہ سفر کر رہے تھے۔ اس پر ایک اسٹیشن پر رخصت پر آئے ہوئے بلغاری سپاہیوں نے جو دوسری ٹرین میں تھے پتھر برسائے۔ ریل کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ سارے بلغاریہ میں بدامنی پھیل رہی ہے۔ ایتھنز کی خبر ہے کہ ایک بلغاری فراری کہتا ہے کہ بلغاریہ میں فاقوں سے بہت سی اموات ہوچکی ہیں۔ بلوے جو روزمرہ ہو رہے ہیں۔ بلغاری گورنمنٹ سختی سے اُن کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اہل بلغاریہ صلح چاہتے ہیں۔ مقدونیہ میں جو بلغاری فوجیں ہیں۔ وہ ایسی کمزور ہیں کہ سنہ ۱۹۱۸ء کے رنگروٹ بھرتی کئے ہوئے بلا کسی قسم کی باقاعدہ تربیت دیئے جانے کے اُن کو محاذ کی لائن پر بھیجدیا گیا ہے۔ بلغاری فوجوں کو کافی اور عمدہ خوراک نہیں ملتی ہے۔ اور بہت سے سپاہی بھاگ جانے کا موقعہ دیکھ رہے ہیں۔

آسٹریوں کے جور و ستم!

سرویہ کے ایک سرکاری قیدی نے جو تبادلہ میں آیا ہوا ہے۔ کارفو میں لکچر دیتے ہوئے کہا ہے کہ آسٹریوی لوگ ان کیمپوں کے ذریعہ جن میں تیہ تپ کے مریض بہت سے ہوتے ہیں۔ تپ دق کی بیماری باقاعدہ طور پر سرویہ میں پھیلا رہے ہیں۔ جب قیدیوں میں اس مرض کے کیڑے اپنا خوب اثر کر لیتے ہیں ایسا کہ اُن سے یہ مرض دوسروں تک پہنچ جاسکے تو اُن قیدیوں کو ملک میں بھیج دیتے ہیں اور تندرست آدمیوں کے درمیان اُن کو رکھتے ہیں۔ اس سے دس ہزار اطالیانی آدمی اس مرض میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔

لبنان کے دیوداروں کا حشر

زبوروں اور انبیا کی کتابوں میں لبنان کے دیوداروں کا بہت ذکر آیا ہے۔ جو سرسبزی اور خوشنمائی اور دیگر مفید کاموں کے لئے مشہور و معروف تھے۔ مگر اس جنگ میں ترکوں نے سیریا اور لبنان اور اناطولیا کے علاقوں کے تمام درخت کاٹ کر بالکل بیابان بنا دیا ہے۔ جیسا کہ اُن خبروں سے ظاہر ہوتا ہے جو فلسطین سے موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ایلیپو کے نزدیک کلیس نامے ایک قصبہ ہے جو اپنے زیتون کے جنگلوں کے لئے بہت ہی مشہور تھا۔ مگر ترکوں نے ان مفید اور خوشنما درختوں کو بیخ و بن سے کاٹ کاٹ کر بیابان بنا دیا ہے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یورپ سے ترکستان میں کوئلہ آنا بند ہوگیا۔ اور گورنمنٹ کو ریلوں کے لئے ایندھن کی سخت ضرورت پڑتی ہے حتیٰ کہ دس فیصدی تک کی تعداد میں پھل دار درخت بھی کاٹ ڈالے گئے۔ یہ بیان جرنل آف دی پلسٹائن اکسپلوریشن فنڈ میں ملک کے اخبار القبلہ سے اقتباس کیا گیا ہے۔

خط و کتابت کرتے اپنا پتہ صاف لکھنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف سمجھیں۔

(اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے)

موجودہ جنگ یورپ سے پنجاب کی کلیسیا کیا سبق سیکھے

شروع زمانہ سے جنگ و جدل ہوتے آئے ہیں جنکو خدا قوموں کو خاص سبق سکھانے کے لئے استعمال کرتا رہا ہے۔ جنگ و جدل میں اگرچہ خود غرضی اور ملک گیری کا جزو بڑے زور سے کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بادشاہتیں زیر و زبر ہو جاتی ہیں تاہم خداوند تعالے اپنے مقصد کو پورا ہی کر لیتا ہے۔ دنیا کی تاریخ کو اس نقطۂ خیال سے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں اور گروہوں کو سبق دینے کے لئے جنگ خدا کے ہاتھ میں بڑا بھاری وسیلہ ہے۔ پاک کلام میں اس قسم کے بہت سے واقعات میں سے ایک عی کی لڑائی ہے۔ اس میں خدا کے لوگوں نے شکست کھائی۔ اس شکست سے خدا نے اپنے لوگوں کا گناہ ان پر روشن کیا اور جب تک عکن ان میں سے نکالا نہیں گیا اور صفائی نہیں ہوئی وے آگے نہیں بڑھے۔

موجودہ جنگ یورپ سے کوئی خاص نتیجہ یا سبق نکالنا اس وقت قبل از وقت ہوگا۔ کیونکہ کس کو معلوم کہ خداوند تعالے دنیا کی قوموں کو اور کیا کچھ دکھائیگا۔ تاہم دانائی اس میں ہے کہ حالات پر غور کیا جاوے اور اس سے کچھ نہ کچھ سیکھا جائے خصوصاً بشارتی مہم کے لئے جسکا پنجاب کی کلیسیا کے اندر اس قدر جوش ہو رہا ہے۔ بہت سی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔

اول یہ ہے کہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح بعض حقیر اور ناچیز چیزیں اس جنگ میں بڑی ضروری اور مفید ثابت ہوتی ہیں۔ خصوصاً بعض نکمے لوگوں سے اچھے مفید کام نکل رہے ہیں۔ خیال کیجئے ہمارے شہروں اور گاؤں میں بعض ایسے شخص تھے جو کاہل الوجود اور نکمے مشہور تھے۔ مگر جب فوج میں بھرتی ہو گئے خاکی وردی پہن لی۔ ڈرل اور جمناسٹک سے انہیں چستی آگئی شاہی خدمت کے خیال نے ان کی امنگوں کو بڑھا دیا اور خیالات وسیع ہو گئے۔ بادشاہ اور اپنے ملک کی خاطر جنگ کرنے کا خیال ان کے رگ و ریشہ میں بس گیا تو وہ بہت مفید سپاہی اور افسر بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اچھی ذمہ داری کی جگہوں میں کام کرتے ہیں۔ ہمارے پنجابی مسیحیوں کی بھرتی میں یہ بات بہت ہی نمایاں ہے۔ شروع شروع میں جب ان میں بھرتی کا کام شروع ہوا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ کبھی بھی اچھے سپاہی نہیں بنینگے۔ مگر اس کے خلاف ظہور میں آیا۔ ہم سنتے ہیں کہ وہ اچھے سپاہی ہیں اور بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

پنجاب کی کلیسیا کو اس سے ایک خاص سبق سیکھنا چاہیئے۔ کلیسیا کے رہبر کلیسیا کی ترقی اور تعمیر کے لئے اور خصوصاً مسیح کی بادشاہت کو پھیلانے کیلئے بڑے بڑے وسائل پر نظر رکھتے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے وسائل کو حقیر جانتے رہے ہیں۔ مسیح نے ابتدا میں کلیسیا کو بلکہ دنیا کو ایک عجیب سبق دیا ہے۔ جب اس کو ضرورت تھی کہ اپنے بعد اپنی روحانی سلطنت کی اشاعت کے لئے سپاہیوں کو بھرتی کرے تو اس نے قد آور مضبوط تربیت یافتہ رومی لوگوں میں سے بھرتی نہیں کئے بلکہ سیدھے سادے مزدوری پیشہ اور کم علم لوگوں میں سے ایسوں کو چن لیا جنہوں نے اس کے ساتھ رہ کر تربیت حاصل کر کے چند ہی سالوں میں اس وقت کی دنیا کو تہ و بالا کر دیا تھا۔ پنجاب میں مشنری کام کے لئے بڑے بڑے کالج اور سکول قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں کثیر تعداد روپیہ کی اور بڑے بڑے لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ولایتیوں اور دیسیوں کی خدمات صرف ہو رہی ہیں۔ بیشک ان سے کچھ کام تو ہوتا ہے مگر ہم ان سے بھی بڑے بڑے کام کی توقع رکھتے ہیں۔ تب ہمارے ملک میں مشنری کام دوام و استحکام کا پہلو اختیار کریگا کہ پنجاب کی کلیسیا کا ہر ایک فرد مشنری کام کی ذمہ داری اپنے اوپر محسوس کر کے مشنری خدمت کرنے لگے۔ اسبات کی ضرورت ہے اور اب موقعہ ہے کہ ہر ایک شخص اسی کام کا ذمہ وار ٹھہرایا جائے جس کے وہ لائق ہے۔ ابھی تک مشنری کام میں [illegible] اور تدبیر پر بہت زور دیا جاتا ہے اور اس سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام ابھی تک کام لینے والوں کی مرضی اور طریقہ کے موافق ہوتا ہے نہ کہ مقامی حالت اور حاجت کے موافق اور یہی وجہ ہے کہ کام نے ابھی اطمینان بخش صورت اختیار نہیں کی۔

شکر کا مقام ہے کہ موجودہ بشارتی مہم نے پنجاب کی کلیسیا میں اس قسم کی تحریک پیدا کر دی ہے کہ شہروں اور گاؤں میں خداوند یسوع مسیح کی عجیب نجات کی اشتہار کا کام کلیسیا کے لوگ خود کرنے لگے ہیں۔ تاہم ابھی ضرورت ہے کہ معمولی اور ناچیز وسائل کی حقارت نہ کیجائے بلکہ انہی کو مقامی ضرورت اور حالت کے موافق وقتاً فوقتاً استعمال کیا جائے۔ اور مفید بنایا جائے۔

دوسرا سبق اتحاد کا ہے۔ غور کیجئے کس طرح وہ لوگ جو آپس میں کئی طرح کے اختلاف رکھتے تھے ایک ہی ہو کر جنگ میں شریک ہیں۔ انگریز اور سکاچ اور فرانسیسی اور امریکن آپس میں زبان اور طرز معاشرت اور طریق سلطنت بلکہ دیگر بہت باتوں کا اختلاف رکھتے ہیں۔

اب کوئی نہیں علیحدہ علیحدہ نام سے نہیں پکارتا بلکہ اتحادی فوجیں کہلاتی ہیں۔ اُن کا ایک ہی مقصد ہے۔ ایک ہی طریق جنگ ہے۔ بلکہ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو مغربی رزمگاہ کا ایک ہی سپہ سالار ہے۔ کیا پنجاب کی کلیسیا کے لئے اس میں سبق نہیں۔ کہ ہم سب ایک ہوں۔ کیونکہ ہم مسیح کا بدن ہیں۔ مانا کہ ہم میں کئی اقسام کے تفرقے اور اختلاف ہیں۔ تاہم مناسب یہی ہے کہ اتحادی فوجیں ہوکر شیطان اور اس کی فوجوں سے لڑیں۔ ہم سب پنجابی مسیحی ہیں۔ پھر اس میں کیوں فرق رکھیں مسیح میں سب ایک ہیں تو پھر نہ غلام رہا نہ آزاد نہ پریسبیٹرین نہ اپیسکوپلین نہ میتھوڈسٹ نہ بپٹسٹ بلکہ اتحادی کلیسیا۔

عزیز ناظرین اگر کبھی ضرورت تھی کہ کلیسیا میں متحد ہوکر مشنری کام میں زور لگائیں۔ اب وقت ہے اور ضرورت ہے کہ ایک ہی شخص کی مانند کوشش کی جائے۔ جبکہ ہندوستان عجیب طور سے ملکی معاملات میں متحد ہو رہا ہے

سوچئے۔ خیال فرمایئے کہ کس طرح ہر ایک ہیں سے بادشاہ اور اس کی خدمت کے لئے نثار ہو رہی ہے۔ سب سے مضبوط اور تندرست آدمی سب سے اچھے گھوڑے۔ خچر اونٹ اور مال وجنس۔ بکثرت بادشاہ کی خدمت کے لئے جارہے ہیں کیوں۔ اس لئے کہ بادشاہ کو ضرورت ہے۔ اور اُس کا حق ہے کہ اُس کی خدمت کے لئے یہ سب صرف ہوں تو کیا سلطان السلاطین اور احکم الحاکمین کا حق نہیں کہ پنجاب کی کلیسیا کی دولت اور اس میں کے اعلیٰ اشخاص کی زندگیاں اس کی خدمت میں صرف ہوں۔ اب وقت ہے۔ کہ پنجابی مسیحیوں میں سے سب سے اعلےٰ تعلیمیافتہ اور اونچے مرتبے والے اور دولتمند لوگ آگے بڑھیں اور اس روحانی جنگ میں ایسے ہی غیرت سے اور جوش سے اپنے تن اور من اور دھن کو صرف کریں جس طرح بادشاہ کے لئے کیا جارہا ہے۔

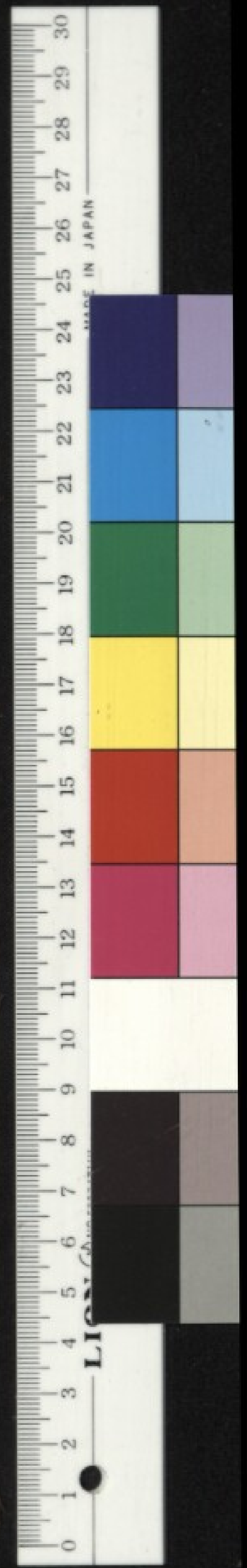
مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض دینی اخباروں میں گاہے بگاہے ایسے مضامین شائع ہوجاتے ہیں جن میں تعلیم یافتہ نوجوان مسیحی اشخاص کے لئے براہ راست مشنری کام اختیار نہ کرنے کے لئے بہانے پیش کئے جاتے ہیں گویا کہ انہیں ایسی دینی خدمت کرنے سے روکا جاتا ہے۔ اصل میں سب سے بڑا ایک ہی سبب دینی خدمت اختیار کرنے یا نہ کرنے کا ایک ہی ہے۔ وہ ہے انسان کا اپنا مقصد۔ اگر کسی تعلیم یافتہ نوجوان کا مقصد یہ ہو۔ کہ میں اپنی زندگی میں عزت اور دولت اور رسوخ کو حاصل کروں جس سے میرے اپنے اور بچوں کے لئے اس دنیا میں آسانی ہو۔ وہ کیوں دینی خدمت اختیار کریگا۔ اس کو معلوم ہے کہ جس سودے کی تلاش میں وہ ہے اس دوکان سے نہیں ملتا۔ مگر اس کے اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ میں اور میرا سب کچھ میرے خداوند کی خدمت میں صرف ہو تو وہ سو دقتوں کا سامنا کرکے بھی دینی خدمت اختیار کریگا۔

موجودہ جنگ میں ہزاروں ایسے شخص ہیں جو فقط بادشاہ اور اپنے ملک کی محبت کیخاطر جنگ اور اس کی ساری مصیبتیں سہہ رہے ہیں۔ تو کیا خداوند یسوع مسیح اس لائق نہیں کہ کلیسیائے پنجاب کے سب سے اعلیٰ اور افضل ممبر اپنے وقت اور طاقت اور رسوخ کو اُس کی خدمت میں صرف کریں۔ اب وقت ہے کہ کلیسیا جاگے اور ایک بدن ہوکر یکجہتی سے اُس عظیم الشان بادشاہ کی خدمت میں مصروف ہو اور اپنا سب کچھ اُس کے پاؤں پر نثار کردے۔ آمین۔

وزیر چند وز لائل پور۔

سمر سکول جالندھر

امسال جالندھر کے کارندوں کا سمر سکول مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۸ء سے شائع ہوا اور مورخہ ۳ مئی ۱۹۱۸ء کو بخیریت تمام امن وچین اور صلح وسلامتی سے اختتام کو پہنچا۔ اس سال جو جو روحانی برکات خدا نے اس سمر سکول پر نازل فرمائیں۔ اور کارندوں کو اور دیگر مسیحی اصحاب اور معزز خاتون کو متاثر کیا۔ ہم سب کی اس بارگاہ الٰہی میں التجا ہے کہ وہ اپنے بڑے فیض وکرم سے ہندوستان کے دیگر سمر سکولوں پر بھی ایسی پاک روح کی قدرت کی تاثیر کو نازل فرمادے۔ تقسیم اوقات اور مضامین حسب ذیل طریق پر منقسم تھے۔ ہر روز صبح آٹھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک دعائیہ میٹنگ ہوتی تھی۔ سب کارندے اپنی اپنی باری پر دعا اور نصیحت کرتے اور خود بھی نصیحت پاتے تھے۔ کیونکہ سہارنپور کی سیمنری کے طریقہ پر اکثر اوقات واعظ کے خیالات پر نقطہ چینی کرکے اس کے مضمون کی تصحیح ہوتی رہتی تھی۔ اس طرح واعظ نصیحت دیتا اور خود تعلیم اور نصیحت پاتا رہتا تھا۔ ازاں بعد پادری پی۔ ایس جی جونس صاحب سب کارندوں کی ایک جماعت کرکے اپنا درس دیتے تھے۔ ان کا مضمون مسیحی زندگی تھا۔ پادری صاحب اپنے مضمون کو بڑی محنت سے تیار کرتے اور آراستگی کے ساتھ جماعت کو پڑھاتے اور سمجھاتے تھے۔ ان کے مضمون سے ہم سب کو اپنے لئے اور اپنے کام کے لئے بہت فائدہ ہوا۔ ابھی جماعت کے دل ودماغ



مضمون کی لطافت اور شیرینی سے محظوظ ہوتے تھے کہ وقت اپنی بے وفا صورت سے تو دامن اٹھاتا اور حیرت کر دیتا تھا۔ بعد میں سب اپنی اپنی جماعت میں چلے جاتے۔ پادری بنڈسی داس صاحب اپنی ایک جماعت کو مسیح کی تعلیم اور دوسری جماعت کو متی رسول کی انجیل پڑھاتے تھے۔ سندر سنگھ اسی اثنا میں ایک جماعت کو بائیبل کا الہام اور دوسری جماعت کو مسیح کی آمد سکھاتا تھا۔ یعنے آمد کے متعلق دونوں قسم کے خیالات پری ملینیم اور پوسٹ ملینیم مباحثانہ طور سے پڑھاتا تھا۔ دن کے گیارہ بجے سکول کی پڑھائی بند ہوتی۔ پھر اڑھائی بجے سے شروع کر کے پانچ بجے شام تک پڑھائی ہوتی رہتی۔ اس وقت مسٹر سی کیمرن صاحب ایک جماعت کو رومن پڑھاتے اور صبح کے وقت بھی ایک جماعت کو تعلیم دیتے تھے۔ مولوی جمال الدین صاحب عہد عتیق کے معجزات اور جن کتاب نبیوں کے نام او عہد عتیق کی کہانیاں سکھاتے برادر رتنا سنگھ صاحب ڈاکٹر ٹری صاحب کی کتاب "ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں؟" پڑھاتے تھے۔ اور ایک جماعت کو سنڈے سکول کرانے کا طریقہ بتاتے تھے۔ مسٹر گنگا رام اپنی جماعت کو عہد جدید کے معجزات اور تمثیلات پڑھاتے تھے۔ اور مسٹر بی ایل ایڈک ایک جماعت کو مقدس پولوس کے سفر سکھاتے تھے۔ راقم مسٹر بی۔ ایل ایڈک کے نام سے نور افشاں کے پڑھنے والوں کو تعارف کرواتا ہوا عرض رساں ہے۔ حضرات آپ اس نام کو جالندھر کے کاندول میں جلنی تو معاف کرینگے۔ مگر یہ صاحب جالندھر چھاؤنی کے رہنے والے سہارنپور کی سیمنری کے گریجویٹ مسٹر بابو لعل صاحب ہیں۔ جنہوں نے اسی سمر سکول میں بذریعہ اشتہار سمر سکول کی کانفرنس میں اپنے تئیں اس نام سے نامزد

فرمایا ہے۔ وہ گیا اپنے نام اور کام دونوں سے مسیح خداوند کا اظہار کرتے ہیں۔ جو کسی قوم اور مذہب دونوں کے لئے فخر کا باعث ہیں۔ پادری جونس صاحب شام کو بھی ایک مضمون پڑھاتے تھے یعنے پولوس رسول کے خطوط کی اصولی باتیں۔ مثلاً نجات گناہ کفارہ روح القدس پاکیزگی وغیرہم۔ شام کو بھی دعا کے ساتھ سکول ختم ہوتا۔ سبت کے دن صبح چرچ میں سنڈے سکول کرنے کے بعد پادری صاحب کوٹھی پر اس پاک دن کی خدمت کے پروگرام کی بابت اکٹھے ہوتے۔ اور شام کو گاؤں میں اور شہر میں منادی کی جاتی اور کتابیں بھی فروخت ہوتی تھیں۔ امسال کرتار پور بساکھی کا میلا دوران سمر سکول میں ہوا۔ اس میلے میں بھی جا کر کتابیں فروخت کیں اور اکثر کارندوں کو اس میلہ میں شخصی خدمت کا موقعہ ملا۔ اور رات کو ہر روز کانفرنس ہوتی تھی جس میں مختلف مضامین دینیات کے کام کی تجاویز اور رکاوٹیں وغیرہ پیش ہو کر فیصلے تحریریں لائے جاتے تھے۔ اتوار کی رات کو اکثر بھجن منڈلی ہوتی تھی۔ ان ایام میں دو دفعہ رات کے وقت میم صاحبہ اور صاحب بہادر نے میجک لینٹرن دکھائی جس میں جالندھر اے۔ پی مشن ہائی سکول کے اکثر مسیحی استاد اور ہیڈ ماسٹر صاحب اور پرنسپل صاحب اور ان کی میم صاحبان بھی تشریف لا کر دلچسپی لیتے تھے۔ پادری جونس صاحب کی میم صاحبہ کارندوں کی عورتوں کو جو وہاں حاضر تھیں بڑی محبت سے اور محنت سے سکھاتی اور پڑھاتی تھیں۔ اس عرصہ میں تین دفعہ سارا سمر سکول اور دیگر چند اصحاب ٹی پارٹی کے لئے مدعو کئے گئے پہلی دفعہ مسٹر ایم این ہوز صاحب پلیڈر کپورتھلہ نے چائے اور مٹھائی دی۔ صاحب موصوف نے [illegible] جوبلی سنڈے سکول کنونشن کی رپورٹ بھی سنائی۔

اور یہ بھی دکھایا کہ اس وقت ہندوستان خاص کر پنجاب میں بلحاظ تعداد کے عیسائی مذہب اور غیر مذاہب کی کیا نسبت ہے۔ اور کہ کس قدر زیادہ محنت اور غیرت کی ضرورت ہے۔ ہیڈ صاحب گاہے بگاہے دعائیہ میٹنگ کے ہادی ہو کر نصیحت دیتے رہے۔ دوسری دفعہ پادری میکائیر صاحب اور ان کی ڈاکٹر میم صاحبہ نے اپنی کوٹھی پر دعوت دی۔ انہوں نے محض مسیحانہ محبت سے یہ دعوت دی۔ ڈاکٹر میم صاحبہ بڑی محبت اور مہربانی سے سمر سکول کے مریضوں کو دوائی دیتی رہیں۔ ان کو اکثر دوپہر بارہ بجے کے قریب ڈسپنسری کھول کر دینی پڑتی تھی۔ جبکہ دھوپ اور تکان دامنگیر ہوتی۔ مگر وہ اس تکلیف کی کچھ پرواہ نہ کرتی تھیں۔ ہم سب ان کے شکر گزار تھے اور ہیں۔ تیسری دفعہ پادری جونس صاحب اور ان کی میم صاحب نے بڑے فیاضانہ طور سے چائے اور مٹھائی دی۔ ہمارا سمر سکول ایک کنونشن ہو رہا تھا۔ کیونکہ پادری ٹامل ڈیوڈ صاحب نے اپنے پر تاثیر روحانی وعظوں کا ایک سلسلہ شروع کر کے روحانی غذا سے کارندوں کو اور دیگر مسیحی شرفا اور معزز خاتون کو سیر و آسودہ کیا۔ ان کے وعظ چونکہ نور افشاں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضرورت نہیں کہ ان کی نسبت کچھ کہا جاوے۔ مگر اتنا تو ضرور عرض کرونگا کہ اگر پادری ٹامل ڈیوڈ صاحب کی بائبل کی واقفیت کمال تھی تو ان کے مترجم ہیڈ ماسٹر یوسف جمال الدین صاحب ان کے کمال پر دال تھے۔ انہوں نے ترجمہ پر وہ پنجابی زبان کا رنگین جامہ پہنایا کہ وعظ کے مضمون کی قدر و قیمت دو چند ہو گئی تھی۔ اور سب خورد و کلان اور ان پڑھ مسیحی بھی اس کو سمجھ سکتے تھے۔ سمر سکول میں سے تین ایلچی سہارنپور کنونشن کو بھیجے گئے۔ ان میں سے دو تو مشن کے تنخواہ دار

ملازم تھے۔ اور تیسرے خداوند کے لئے مفت کام کرنے والے بھائی جالندھر کی کلیسیا کے ایلڈر مسٹر رفقر نعوش صاحب تھے۔ ان تینوں صاحبان نے کنونشن سے واپس آکر رپورٹ سنائی اور اس رپورٹ کا ایک حصہ مسٹر ایم این حنیف ہیڈ کپورتھلہ نے عام دہنر کا جامع بنا کر ادا کیا۔ ان رپورٹوں کو سنکر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم سب سہارنپور کنونشن میں موجود ہیں۔ مسٹر آرغفر گوش قریب سارے عرصہ تک کنونشن کے ایام کے سوائے سمر سکول میں آتے رہے۔ ان کے اس شوق اور دلچسپی ثابت کیا کہ وہ ایک سرگرم مفت کام کرنے والے مسیحی مناد ہیں۔ آخر میں ایک تین سُر کا راگ عوض کرکے سمر سکول کی کارروائی کو ختم کرتا ہوں وہ یوں راگ الاپا گیا کہ سمر سکول کے خاتمہ پر میم صاحبہ نے پلیگ کا ٹیکا سب کارندوں کو معہ عیال و اطفال لگوایا۔ مگر اس میں سے چند بزرگ جو عمر رسیدہ تھے اور چند کارندے جن کو یہ ٹیکا پیشتر لگ چکا تھا بچ رہے۔ باقی سب کو ٹیکہ لگوایا گیا۔ اس دن کا نظارہ قابل دید تھا چھوٹے بچے مستورات اور باقی سب مرد۔ یہ تینوں پارٹیاں تین سُر کا گیت گاتی تھیں اس تھوڑی سی تکلیف اور درد میں وہ تبسم اور خوشی تھی ایک کو دوسرا اس کا حال پوچھتا۔ اور پھر دونوں اپنی حالت کا بیان کرکے قہقہے سے ہنستے۔ اور یوں ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ آمین۔

احقر بندہ سند سنگھ بھولتہ۔ کپورتھلہ بقلم خود

التماس

بذریعہ نورافشاں بھائی این۔ ایم واعظ سے التماس ہے کہ اگر آپ رسالہ مسیح کی دوسری آمد جس کو پادری المن صاحب نے تصنیف کیا اس کی ۱۵ ، ۱۲ ، ۱۰ وغیرہ گفتگو کو غور سے دیکھیں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی تسلی کامل طور پر ہو جاوے گی۔ آپ نے جو ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت کا زمانہ ایک ہزار دو سو ساٹھ برس کا خیال کر لیا ہے اس نے آپکو حیرانی میں ڈال دیا ہے لیکن آپ رسالہ مذکور کے دیکھنے سے بجائے برسوں کے دن قرار دینگے تب آپ کی حیرانی آسانی سے جاتی رہیگی چونکہ میری نظر سے نورافشاں کا پرچہ ۲ مئی سنہ ۱۹۱۸ء کا پہلا پرچہ گذرتا ہے۔ ورنہ میں ۸ فروری کے جواب میں بڑی خوشی سے آپ کو یہی صلاح دیتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ خاکسار کی عرض کو منظور فرماوینگے اور فائدہ بھی حاصل کیجئے۔

مسیح میں آپ کا عزیز وائی۔ آر۔ مردان

استفسار پر ایک بزرگ کی رائے

بزرگ پادری ایچ سی جیمبرس صاحب پرنسپل پریسبیٹیرین مشن خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ نے مرقومہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۸ء کو بذریعہ ڈاک سے یہ خط ہم کو دانی ایل ۷ : ۲۵ کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمایا کہ جہاں تک میرا خیال ہے جو جوابات دیئے گئے ہیں (دیکھئے اخبار نورافشاں ۹ مارچ) وہ تواریخی لحاظ سے بالکل درست ہیں وہ امر ممکن ہے کہ یہ آیت یا پیشینگوئی اس گناہ کے آدمی کی بابت جسکا ذکر تھسلنیکیوں میں اور مکاشفہ میں ہے۔ دوسری دفعہ پوری ہو (۲ تھسل ۲ : ۳ وغیرہ) اور غالباً مکاشفہ ۱۳ باب) اگرچہ معلوم نہیں کہ یہ آدمی کون ہوگا۔ ہم ان کی مہربانی کے بہت شکرگذار ہیں۔ اور ناظرین نورافشاں کے فائدہ کے لئے شائع کراتے ہیں۔

ہماری آرزو اور امید ہے کہ خدا کے کلام پر غور کرنے اور اس کے متعلق بزرگوں اور خادمان دین اور علما بائبل کی رائے پڑھنے اور سننے اور سیکھنے سے فرد فائدہ ہوگا۔ اس سے خدا کی حکمت کی گہرائی جو دین عیسوی کے سلسلہ میں شروع سے لیکر آج تک ہو اور خدا پیشینگوئیوں کے وسیلہ ظاہر کرتا ہے کہ جس ہر ایک پڑھنے اور سننے والے کے دل میں ایمان کی مضبوطی اور ترقی ہوتی ہے

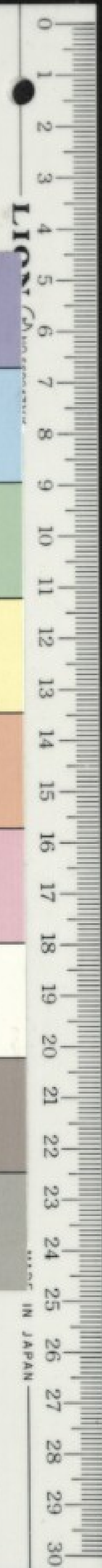
اب ہماری دعا ہے کہ ہمارا آسمانی باپ اس کلام اور گفتگو کے وسیلہ نہ صرف کلیسیا کو بلکہ دیگر اقوام کو بھی زیادہ روشنی عطا فرماوے کہ بائبل کے اندر اس قدر پیشینگوئیوں کا ہونا اور ان کا عین وقت پر پورا ہوتے جانا بغیر خدا کی حکمت اور قدرت اور دانائی کے ہاتھ کے نہیں ہوسکتا۔ پس اے تم سب جو ابھی تک خدا اور خداوند یسوع مسیح سے دور ہو ان باتوں پر جی جان سے دھیان اور غور کرو۔ تاکہ الٰہی نجات سے رہتے رہتے رہ جاؤ۔ فقط

خاکسار:- خادم ایم۔ این۔ واعظ

ایمپائر ڈے کا جلسہ

کل مورخہ ۲۴ مئی کو ہمارے مشن سکول جیا ضلع امرتسر میں ایمپائر ڈے کا جلسہ منایا گیا جس کے پریزیڈنٹ ہمارے مہربان ہیڈماسٹر صاحب مسٹر ایڈورڈ دینایا صاحب تھے۔

سب سے اول پریزیڈنٹ صاحب نے سلطنت برطانیہ اور اس کے ارکین و حکام اور سپاہیوں کے لئے سلامتی کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں ایمپائر ڈے منانے کا مقصد ظاہر کیا۔ ان کے بعد



مولوی امام الدین صاحب سکنڈ ماسٹر نے برٹش گورنمنٹ کے راج کی برکات پر مختصر لکچر دیا۔ تب مسٹر شفیع صاحب بی۔ اے تھرڈ ماسٹر نے حب وطنی اور گورنمنٹ کی جنگی امداد کا تذکرہ کیا۔ جس کو پنڈت لوک راج صاحب ماسٹر نے کفایت شعاری کے ذریعہ طلبا کو اپنے روزانہ خرچ اخراجات سے گھٹا کر جنگی قرضہ کے سارٹیفکیٹ خریدنے پر مائل کیا۔ بعد ازاں مولوی فتح محمد صاحب سلطنت برطانیہ کی خوبیوں پر موثر نظم پڑھی۔ اخیر پر آپ کے قدیمی نامہ نگار میر کریم الدین برق کی بھی نظم ہوئی جو اپنی خوبیوں کے لحاظ سے خراج تحسین حاصل کر گئی۔ جو اس کاغذ کے ہمراہ ناظرین اخبار کے لئے ارسال خدمت ہے۔ تاکہ وہ بھی اس سے تفریح طبع حاصل کریں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب منشی روشن علی صاحب نے سب طلبا کو جو قریباً ساڑھے چار سو تھے کھڑا کر کے یونین جیک کی سلامی دلائی احاطہ سکول میں یہ مبارک تقریب وقوع میں آئی جلسہ کے خاتمہ پر سب طلبا اور سٹاف کو شربت اور ٹھنڈے پانی پلانے سے تر و تازہ کر دیا گیا جس کا انتظام منیجر صاحب بہادر نے کیا ہوا تھا تین چیرز سلطنت برطانیہ کی سلامتی کے اور تین چیرز بادشاہ کی خوش اقبالی پر سب مجمع نے دیئے ۶ بجے صبح سے ۸ بجے تک کام کر کے یہ جلسہ منتشر ہو گیا۔ (راقم نامہ نگار)

نظم

(از قلم میر کریم الدین برق۔ مجیٹھا ضلع امرتسر)

برطانیہ کی شوکت عالم پہ چھا رہی ہے
شائستگی کا ڈنکا ہر سو بجا رہی ہے۔
مشرق سے لے مغرب اک شان پا رہی ہے
جور و ستم کی راہیں مردم مٹا رہی ہے
انسان اس کا مجھ کو حشمت بتا رہی ہے
دنیا خوشی کا نغمہ ہر وقت گا رہی ہے۔
علم و ہنر کے چرچے سب کو دکھا رہی ہے
ہم جو نہ تھے کبھی فی الحال انسان بنا رہی ہے
امن و امان کا دورہ ہر جا کرا رہی ہے
گرتے ہوؤں کو دیکھو کیسے اٹھا رہی ہے
آزاد سارے مذہب کیا بہتر ہے ہر جا
بھیڑئیے کو بھیڑ یا سے پانی پلا رہی ہے
اب تک نہیں جو سمجھے سمجھے خدا کا رستہ
تعلیم کی مدد سے اس کو سکھا رہی ہے
جب سے ہوا ہے سایہ اس ہند کی زمیں پر
جنت نشان بنکر یہ پیش آ رہی ہے۔
جلسہ ہوا ہے جو آج اس کے لئے ہمارا
ہو پائیدار دوست دل سے دعا رہی ہے
کرتے ہیں اس کو ظاہر دنیا کو جو ہے معلوم
پر جا دبے جو دل پر کیا کیا سنا رہی ہے
محمود کا زمانہ اور خوج اس کی تکرار
تاریخ کھولو دیکھو فتنہ مچا رہی ہے۔
نادر کی چیرہ دستی اور اس کی ترکتازی
دہلی میں قتل عامی دل کو ہلا رہی ہے۔
پنجاب کی تباہی سکھوں کی خانہ جنگی
بربادیوں کا نقشہ کیونکر جما رہی ہے
قدر نہیں کسی کی ہیں قسمت جب بتاتا
گلشن پہ اندھا کے یا کیا ہوا رہی ہے
شکر خدا ہے ہماری سر پر ہے دور انگلش
رحمت جسم میں اگر چہ ذری ہلا رہی ہے۔
مغلوب کر نہیں ہے غالب کا اک ذرہ ذرہ
وہ دشمن کی تیرئی سم کو تپا رہی ہے
یا رب یہ ہے تمنا ہوں بادشاہ سلامت
جب ساتھ میری تیری ہر رخ نبھا رہی ہے
جاسد ہوں ان کے برباد اور مردہ جاں عدو ہیں
برپا ہیں تیغ جس کی دشمن کو کھا رہی ہو
فرصت کا وقت تھوڑا جیسے کہ ہاتھ آیا۔
کلک خیال اس کو تحریر لا رہی ہے
اے برق تیرے الفاظ ہیں موتیوں کی لڑیاں
میزان فہم ان کی قیمت بڑھا رہی ہے

مسولوتامیہ

گزشتہ سے پیوستہ

(۶) محکمہ حفظان صحت کی توجہ اس مرض کی جانب مبذول کرا کے آپ محکمہ آثار قدیمہ کا معاینہ کیجئے ترکی افسر قلیل الرسد رشوتیں لیکر یادگار ہائے قدیمہ کا مصالحہ پرائیویٹ استعمال کے لئے دے دیتے ہیں چونکہ نغرے کے محلات کی پختہ اینٹیں بغداد کی نئی عمارتوں میں چنی ہوئی صفائی سے دیکھی جاتی ہیں ۱۸۹۵ء میں ایک اسیرین مقبرہ کے میوزیم کے سپرد جانب سنگ مرمر کے دو پردار شیر ایستادہ تھے۔ لیکن بعد میں ایک ترکی افسر نے ایک چکی کے کارخانہ کے مالک سے چند روپے کے رشوت لیکر دس پونڈ کی مالیت کا ایک سنگ مرمر کا شیر گرا کر چکی کی مرمت میں لگوا دیا۔

۸۰ سال ہوئے تیسفان کے محراب کے سرو بلند کھڑے تھے۔ مگر اب ایک رحم گار مسلمان آپ کے روضہ کی مرمت کی گئی ہے۔

(۷) ترکی گورنمنٹ نے غریب رعایا کو ناقابل برداشت ٹیکسوں کے بوجھ سے دبا رکھا ہے۔ بعض عجیب کی ایک کہانی موصل کے نواح میں مروج ہے جس سے ایک رفیق مصطفے پاشا کی طرز حکومت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ایک دفعہ کسی گاؤں میں ایک جنگلی سور کو فیصلہ

اور باغوں کا نقصان کرنے لگا۔ غریب دیہاتی تاب مقابلہ نہ لاکر اُس گاؤں کے شکاری مصطفٰے پاشا کے پاس گئے۔ کہ وہ معمولی رقم معاوضہ لیکر موذی کے ہاتھوں اہل قریہ کو نجات دلائے۔ مصطفٰے پاشا بندوق لیکر سور کے مقابلہ کو گیا۔ سور ایک ہی بار ایسا جھپٹ کر آیا۔ کہ پاشا بھاگ نکلا۔ اتفاق سے بندوق کا تسمہ سور کے سینگ میں اُلجھ گیا۔ بندوق کو لٹکاتا ہوا لیکر سور گاؤں کی طرف دوڑا۔ لوگ بجلدی گرد ہو کر کہنے لگے کہ ہم نے تجھے اس واسطے تو رکھا تھا کہ سور سے ہمیں رہائی دلاؤ۔ نہ اس لئے کہ تم سور کو بندوق دے کر بھیجدو۔

(باقی در اقتباسہ)

ضرورت

ایک ایسے مسیحی میٹریکولیشن یا انٹرنس پاس شدہ کی ضرورت ہے۔ جو ہندی بھی پڑھ سکے۔ درخواستیں معہ سندات ہیڈ ماسٹر سی۔ ایم۔ ایس مڈل سکول صدر بازار جبلپور کے پاس ۱۵ جون تک پہونچنی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت مبلغ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

اشتہار

دو بیل (اندھوں کے پڑھنے کی) ٹائپ کی کتابیں فروختگی کے لئے موجود ہیں (۱) بیبلی ٹلسن ریڈر آخری دس اسباق صفحات ۳۸ قیمت مبلغ للعہ (۲) بیبل مڈل کی فارسی ریڈر صفحہ ۳۸ قیمت للعہ پادری اے۔ آئی کے صاحب نارووال۔ ضلع سیالکوٹ سے درخواست کرو۔

شوہر افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ بیرونی مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کا کامل انتظام کرنے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ پرائمری کی تعلیم ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم بلا فیس جماعت اول سے ہی فی طالب علم ہم سرکاری خرچ نقد قیمت کتب بورڈنگ فنڈ کی علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر خلاء میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن سکنجرر گڈز کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں گرو کو نال فی ۱۰ سے ۱۵ تک جن رکھتا ۱۰ سے ۱۵ سالہ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسز کیلیب۔

چندہ سالانہ ۸ آنہ مگر ۱۰ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۶ آنہ ہوگا۔ فی کاپی ۔ المشتہر ای۔ ایم۔ ویری۔ نو۔ ڈی لودیانہ

کرسچن بک مسوری لودیانہ۔

یہاں ہر قسم کی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اُردو پنجابی زبانوں میں نارتھ انڈیا سوسائٹی پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیطرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب منگوانے کیلئے منیجر پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب لودیانہ۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں اور ایڈیٹر کے مضامین اور مشن سکولوں کے متعلق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲ روپے سے لیکر ۸ تک۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی کو مفت جوابی کارڈ سے طلب ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲ روپے

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ۲ روپے ۸ آنہ

غیر ممالک سے ۳ روپے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ⅛ حصہ	۱۲ ۸	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	سہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب بی۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام پادری ... چھپا